پاکستان: جولین پیٹر میجر جنرل ہو گئے ہیں۔

پاکستان آرمی کے بریگیڈیر کمانڈر (انفنٹری) جولین پیٹر ۱۸ اپریل ۱۹۹۳ء سے میجر جنرل ہو گئے ہیں۔ "وہ ان دنوں پاکستان کے پہلے مسیحی کمانڈر کی حیثیت سے نیشنل ڈیفنس کالج میں ایک سال کے کورس پر ہیں۔ میجر جنرل جولین پیٹر قیام پاکستان کے بعد پہلے پاکستانی مسیحی ہیں جنہیں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے۔"

میجر جنرل جولین پیٹر ۱۹۴۶ء میں جی-ایم-پیٹر کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے لاہور اور راولپنڈی کے مسیحی تعلیمی اداروں میں تعلیم پائی۔ گورڈن کالج سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد فوج میں شامل ہوئے۔ دورانِ ملازمت میں بریگیڈیر کمانڈر کی حیثیت سے پہلے لاہور اور بعد ازاں سیالکوٹ میں فرائضِ منصبی انجام دیتے رہے۔

واضح رہے کہ میجر جنرل جولین پیٹر، لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) جاوید جلال الدین کے برادرِ نسبتی ہیں۔ (پندرہ روزہ "شاداب" - لاہور، ۳۱ مئی ۱۹۹۳ء)

یورپ / امریکہ

سیاہ فام امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں اور سیاہ فام مسیحی مبشّر مسیحیت کے AFROCENTRIC نقطۂ نظر کی جانب راغب ہیں۔

امریکہ کی سیاہ فام آبادی میں کئی برسوں سے افریقی رنگ و نسل کو بنیادی اور مرکزی اہمیت دینے کی تحریک چل رہی ہے۔ یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ سفید فام معاشرے میں اُن کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ سیاہ فاموں کی تاریخ، فن اور ثقافت کے بارے میں آج کتابیں اتنی مقبول ہیں کہ پہلے کبھی نہ تھیں۔ سیاہ فام آبادی خدا سے اپنے لگاؤ کو یورپی نسل پرستی کے شائبے تک سے پاک دیکھنا چاہتی ہے۔

اس صورت حال کا ایک نتیجہ اسلام میں از سرِ نو دلچسپی کی صورت میں نکلا ہے جو سیاہ فام انقلابی، میلکم ایکس کا مذہب ہے۔ میلکم ایکس دسمبر ۱۹۹۲ء میں پیش کی جانے والی ایک فلم کا موضوع بھی ہے جو سپائک لی نے تیار کی ہے۔

افریقی رنگ و نسل کو مرکزی اہمیت دینے والی اِس تحریک نے سیاہ فام پادریوں اور اہل علم میں جو سفید فام تبشیری اداروں کے تربیت یافتہ ہیں، حال ہی میں مقبولیت حاصل کی ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ سفید فام مسیحیوں کی نسل پرستی کو برداشت کرنے کے لیے سیاہ فام لوگوں کا حوصلہ جواب دے رہا ہے۔ "سیاہ فام مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" (National Black Evangelical Association) کے صدر جناب ولیم - ایچ - بینٹلے سفید فام مبشّرین کے رویوں کے بالخصوص ناقد ہیں جنہیں مبشّرین کی قومی ایسوی ایشن (National Association of Evangelicals) میں بالادستی حاصل ہے۔ اُن کے الفاظ میں مؤخر الذکر ایسوسی ایشن "سفید فام پہلے اور مسیحی بعد میں ہے گا سفید فام بالادستی کے نام سے وہ چڑھ جاتے ہیں مگر ان کا عمل اِسی پر ہے۔ وہ سبھی سفید فاموں کی طرح سفید فام بالادستی پر عمل پیرا ہیں۔"

ولیم - ایچ - بینٹلے نے بتایا ہے کہ مذکورہ بالا دونوں تنظیموں کے درمیان رابطہ قائم ہوا ہے تاکہ مشترک بنیاد تلاش کی جا سکے۔ ۱۹۹۰ء میں یکے بعد دیگرے اجلاسوں کا ایک نتیجہ وہ بیان تھا جس میں کہا گیا تھا کہ سفید فام مبشّرین کو نسل پرستی کے گناہ سے توبہ کرنی چاہیے اور چرچ سے نسل پرستی کے خاتمے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تاہم بینٹلے کے بقول یہ مشترک بیان کوئی تبدیلی لانے میں کامیاب نہیں ہوا، کیوں کہ "مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" میں اصل اختیارات انتظامی کمیٹی کے پاس ہیں جو "سیاہ فام مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" کے ساتھ مذاکرات میں شامل "سوشل ایکشن کمیشن" کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ "ہم اُن کے اعلیٰ ترین منتظمین کی جانب سے براہ راست کوئی اقدام نہیں دیکھ رہے۔" اِس لیے "مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" کے ساتھ گفت و شنید کو مزید جاری رکھنے کا ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ "ہم اِس بساط کو لپیٹ رہے ہیں۔"

"مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" کے صدر جناب بِلّی میلون سے ابتدائی گفت و شنید میں میلون نے تسلیم کیا کہ سفید فام مبشّرین میں نسل پرستی ایک مسئلہ ہے مگر اُن کے الفاظ میں "اب صورتِ حال پہلے کی نسبت بہتر ہے گا کافی پیش رفت ہوئی ہے۔" میلون نے دونوں تنظیموں کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کی تردید کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ "جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، ہمارے دروازے بات چیت کے لیے کھلے رہے ہیں۔" میلون نے اِس امر کی تردید کی کہ دونوں تنظیموں میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔

میلون نے تجویز کیا کہ "سیاہ فام مبشّرین کی قومی ایسوسی ایشن" کے سابق صدر روبئین کونر نے ایک مختلف تناظر پیش کریں گے، لیکن دونوں تنظیموں کے مابین تعلقات کے بارے میں روبئین کونر کے خیالات بینٹلے سے ملتے جلتے ہیں۔ کونر (جو ان دنوں ڈلاس میں "شہری الٰہیاتی مشن" Urban The Mission ological کے صدر ہیں) کہا کہ "میرا خیال ہے کہ تعلقات میں

کشیدگی موجود ہے، محبت - محبت کا شور بہت ہے مگر اس کے کوئی واضح اثرات سامنے نہیں آئے ہیں۔"

اس مسلسل احساس نے کہ سفید فام مسیحی اپنے سیاہ فام بھائیوں کا خیال نہیں رکھتے، افریقہ نژاد امریکی مبشّرین کو آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنی "الٰہیات" کی داغ بیل ڈالیں جس میں سیاہ فاموں کے مسائل اور مفادات کو مرکزی اہمیت حاصل ہوگی۔

فلاڈلفیا میں قائم "مرکز برائے شہری الٰہیات" کے میلکم نیوٹن کا کہنا ہے کہ "ہمیں بائبل کا از سرِ نو مطالعہ کرنا چاہیے اور یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کیا خداوند نے وہی کچھ کہا ہے جو برس ہا برس سے سفید فام مبشّرین ہمیں بتاتے چلے آرہے ہیں؟" جناب نیوٹن نے بتایا ہے کہ سیاہ فام تبشیری دینیات اپنے بنیادی عقائد کے لحاظ سے سفید فام مبشّرین کے ایمان و عقائد جیسی ہے، لیکن سیاہ فام مسیحیوں نے کتاب مقدّس کو ہمیشہ اِس طرح سمجھا ہے کہ وہ امریکہ میں اپنی زندگی کو درپیش چیلنج کا سامنا کر سکیں۔ نیوٹن نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اکثر سفید فام "کتابِ خروج" کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ اس میں یسوع مسیح کے مخلصی کے کام کا پتہ دیا گیا ہے، لیکن غلاموں کی اولاد کے لیے "کتابِ خروج" ایک ایسی کہانی ہے جو بتاتی ہے کہ خداوند ایک قوم کو سیاسی اور سماجی استحصال سے آزادی دلانے کے لیے کس طرح مداخلت کرتا ہے۔ نیوٹن کے بقول "جب سیاہ فام کتابِ خروج پڑھتے ہیں تو ہمیں ایک آزادی دینے والا نظر آتا ہے۔" [رپورٹ: کرسچنٹی ٹوڈے بحوالہ "فوکس"، لیسٹر - دسمبر ۱۹۹۲ء]

ویٹیکن: مقبوضہ وادیِ کشمیر میں ہندوستانی مظالم ویٹیکن کی نظر میں ہیں۔

لندن میں قائم "جموں و کشمیر کونسل برائے انسانی حقوق" کے سیکرٹری جنرل سیّد نذیر گیلانی نے پوپ جان پال دوم کے نام اپنے خط میں مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی مظالم کی جانب انہیں توجہ دلائی ہے۔ بڑے پیمانے پر بے گناہ لوگوں کے قتل، اجتماعی آبروریزی اور پوچھ گچھ کے دوران میں ایذاءرسانی کے سبب نوجوانوں کی ہلاکت کے واقعات بیان کرتے ہوئے سیّد نذیر گیلانی نے رومن کیتھولک چرچ سے اپیل کی ہے کہ وہ بے گناہ مردوں، خواتین اور بچوں کو ہندوستان کے انسانیت سوز مظالم سے بچانے کے لیے مداخلت کرے۔

پوپ جان پال دوم کے صدر دفتر سے جناب سیّد نذیر گیلانی کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ مقبوضہ وادی میں ہندوستانی مظالم پر ویٹیکن کی نظر ہے۔ "ہولی سی جموں و کشمیر اور دنیا کے